بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ / بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L CCXXXLVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ

جلد ۹ | ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۲۸ھ سنہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ اگست ۱۹۱۰ء مطابق | نمبر ۳۳

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ابتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ [illegible] ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی [illegible] بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کا نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ [illegible] کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے ورنہ جواب نہیں [illegible] رسید زر [illegible] اخبار میں چھاپی جاویگی۔ [illegible] جاویگی البتہ جو صاحب [illegible] وی پی قیمت ادا کریں [illegible] بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو [illegible] کرنا چاہیے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیے ٭

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ ۳ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا) (کتبہ محمد حسین [illegible])

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — Q

عام قیمت ... بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L CCXXXLVIII | مسیح وقت مہدی ... مجدد برسر ...

ضمیمہ درس قرآن شریف معہ

۱۲- شعبان المعظم ۱۳۲۸ سنہ ھجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ اگست ۱۹۱۰ء مطابق ...

جلد ۹

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اوڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے

نمبر ۳۲

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکراں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

قیمت پیشگی ... ضمیمہ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ سوائے قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے ... ہے۔ معلوم ... رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ٭

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا ۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

(اکمہ محمد حسن لندا)

ایڈیٹوریل

ہم کیوں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑہتے

نمبر ۴

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ پرچوں میں ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب حقیقت الوحی سے اور نیز ایک ڈائری سے ایسی عبارتیں نقل کر چکے ہیں۔ جن میں غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑہنے کا ذکر ہے۔ اور اب ہم حضرت کی ڈائری سے اور کتابوں سے اس کے متعلق مزید عبارتیں نقل کرتے ہیں۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑہنے کی سخت تاکید

مورخہ ۲۶ر جولائی ۱۹۰۲ء کو اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز پڑہنے کے متعلق ذکر تہا۔ فرمایا صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑہو۔ بہتری اور نیکی اس میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکہو دنیا دار روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونیوالے بہی اپنے دشمن کو چاروں منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا تعالے کے لئے ہے تم اگر ورلے ملے رہو تو خدا تعالے جو خاص نظر تم پر رکہتا ہے۔ وہ نہیں رکہیگا پاک جماعت الگ ہو تو پہر اسمیں ترقی ہوتی ہے۔

مورخہ - استمبر ۱۹۰۱ء کو سید عبد اللہ صاحب عرب نے سوال کیا۔ کہ میں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑہوں۔ فرمایا مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑہو۔ عرب صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ اور انکو تبلیغ نہیں ہوئی فرمایا ان کو پہلے تبلیغ کر دینا پہر یا وہ مصدق ہو جائیں گے۔ یا مکذب۔ عرب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کے لوگ بہت سخت ہیں۔ اور ہماری قوم شیعہ ہے۔

فرمایا تم خدا کے بنو اللہ تعالے کے ساتھ جس کا معاملہ صاف ہو جائے اللہ تعالی آپ اوسکا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ کلام الہی سے ظاہر ہے۔ کہ تکفیر کرنیوالے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لایق نہیں ہے۔ کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑہے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکہو۔ کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے۔ اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑہو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو اسی کیطرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے۔ کہ اِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ۔ یعنے جب مسیح نازل ہوگا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جاویں۔ اور تمہیں خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بہی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجہہ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤگے پس جان لو کہ وہ مجہہ میں سے نہیں کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکہتا اس لئے آسمان پر اسکی عزت نہیں۔

مورخہ ۱ر جنوری ۱۹۰۳ء کو خان محمد عجب خاں صاحب آف زیدہ کے استفسار پر کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں یا نہیں۔ فرمایا اول تو کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں لوگ واقف نہ ہوں اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکہ لیا۔ اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں۔ اکیلے پڑھ لو۔ خدا تعالے اسوقت چاہتا ہے۔ کہ ایک جماعت طیار کرے پہر جان بوجہ کر ان لوگوں میں گہستا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشاء الہی کی مخالفت ہے۔

حج میں احمدی کی نماز و کعبہ میں چار مصلّے

از حضرت مسیح موعود حج میں بہی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھ لیوے اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑہے بعض ائمہ دین سالہا سال مکہ میں رہے لیکن چونکہ وہاں کے لوگوں کی حالت تقوے سے گری ہوئی تہی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑہنا گوارہ نہ کیا۔ اور گہر میں پڑہتے رہے۔ یہ چار مصلے جواب ہیں۔ یہ نبی پیچھے نے رسول اللہ علیہ وسلم کے وقت ہرگز نہ تھے اس وقت ایک ہی مصلےٰ تہا اور اب بہی جبتک چاروں اٹہہ کر ایک ہی مصلے نہ ہوگا۔ تب تک وہاں توحید اور راستی ہرگز نہ پہیلے گی۔

ایسے احمدی کی امامت جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑہے

ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک حضور کا مرید ہے۔ وہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے۔ اور کبھی کبھی ہمارا امام بننے کا بہی اسکو اتفاق ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ یا نہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ جبکہ وہ لوگ ہمکو کافر قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اگر ان کو کافر کہنے میں ہم غلطی پر ہیں۔ تو ہم خود کافر ہیں تو اس صورت میں انکے پیچھے نماز کیونکر جائز ہو سکتی ہے۔ ایسا ہی جو احمدی ان کے پیچھے نماز پڑہتا ہے۔ جبتک توبہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑہو۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ العزیز)

مبارک

بروز پنجشنبہ بتاریخ ۱۸ر ماہ اگست ۱۹۱۰ء سکینہ بنت مولوی عزیز بخش صاحب محافظ دفتر ڈیرہ غازیخاں کا نکاح میاں غلام محمد صاحب ولد خیر الدین صاحب مرحوم سکنہ مرار کے ساتھ پانچ سو روپیہ مہر کے عوض قرار پایا اور مسجد مبارک قادیاں میں حضرت خلیفہ المسیح ایدہ اللہ تعالے نے بموجودگی مولوی محمد علی صاحب و دیگر اصحاب بمعہ خطبہ مسنونہ کے نکاح پڑہا۔ اور دعا فرمائی اللہ تعالے اپنے فضل سے اس نکاح کو جانبین کے واسطے موجب برکات کرے۔ آمین۔

چندہ عمارت

جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ایک اور قسط چندہ عمارت کی مبلغ ما للعہ معرفت حکیم محمد حسین صاحب قریشی وصول ہوئی ہے۔ اللہ تعالے جزائے خیر دے۔

درخواست جنازہ

سید عظیم الدین صاحب احمدی وکیل عثمان آباد علاقہ دکن سے اپنے مرحوم بہائی سید حسین صاحب احمدی کے لئے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالے مرحوم کی مغفرت کرے۔ اور اسکی اولاد کو نیکی پر استقامت اور فلاح دارین عطا فرمادے

کلام الامیر

فرمایا جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا میںؐ بے اختیار ان کے لئے سلامتی کی دعا کرنے کو ابال اٹھتا ہے۔ اور منہ سے نکلتا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی ۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۸ دفعہ شراب پی جاتی تھی۔ اس کی بجائے آٹھ نمازیں ہو گئیں۔ پتھر معبود تھے۔ ان کی بجائے حی و قیوم۔ قادر و توانا۔ علیم و کلیم خدا سے رشتۂ عبودیت جوڑ دیا گیا

ان بتوں کی نسبت عجیب عجیب حکایات ہیں منجملہ ان کے یہ کہ:۔

ایک دفعہ بت پرست سفر پر تھے۔ پتھر کے بت تو اٹھا نہ سکتے تھے۔ آٹے کے بنالئے تا اٹھانے میں سہولیت ہو۔ مگر اتفاقاً ایسا ہوا۔ کہ کھانے کے لئے آٹا نہ رہا۔ سخت بھوک لگی تو یہ تجویز کی کہ فی الحال ان بتوں کو توڑ کر کھا لیتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گویا یہ تو انکے خدا تھے۔

شراب نوشی کا یہ عالم تھا۔ کہ گھر گھر میں شراب کھینچی جاتی۔ اور یہ ایسی ام الخبائث ہے کہ آدمی متوالا ہو کر ماں اور بہن اور لڑکی کو نہیں پہچانتا۔

پھر شرک جو تفرقہ ، قومی اور بزدلی کی جڑ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل یہ سب برائیاں دور ہو گئیں اور ان کی بجائے کئی خوبیاں اس قوم میں آگئیں جزا و سزا کے مسئلہ پر ایمان لائے۔ ماں باپ کی تعظیم سکھائی۔ لین دین کے معاملات میں راستبازی پیدا کی۔ پڑوسیوں کے حقوق بتلائے غلاموں پر رحم کرنا سکھایا۔ عورتوں کے حقوق قائم کئے کہ لہن مثل الذی علیہن۔

ان تمام مہربانیوں کا تصور کر کے مومن یہ دعا کرتا ہے۔ کہ الٰہی تو میرے پیارے نبی کی عزت و درجہ کو ترقی دے۔ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائیو۔ اپنی برکات نازل کیجیو۔ برکہ کہتے ہیں حوض کو جس میں ارد گرد کا پانی جمع ہو جائے گویا۔ دعا کی کہ تمام سعید روحیں اس دین اسلام میں شامل ہوں۔ رسول اکرم کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ پھر ہم بھی دین کے لئے سلامت رہیں۔ اسکے نواب و خلفا پر خاص سلامتی ہو۔ فرمایا۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات کو خلاصۃً اشہد ان لا الٰہ الا اللہ میں دہرایا۔ اور خود نبی کریم کی سلامتی اور اسکی رسالت کی گواہی دی۔

فرمایا۔ جو لوگ توجہ سے قرآن پڑھتے ہیں۔ انہیں بعض اوقات ایک بادل نظر آتا ہے۔ شریعت کی زبان میں اسے سکینہ کہتے ہیں۔ ملائکہ کے نزول کا نشان ایک بادل ہے۔ پھر اس سے بڑھکر بارش۔ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکۃ ملائکہ کا نزول ہوا جس سے انکے قدم بظاہر ریت پر جم گئے باطن میں استقلال حاصل ہو گیا۔

(۲) فرمایا۔ ذلکم فذوقوہ کے ساتھ وان للکفرین عذاب النار اس میں یہ نکتہ ہے۔ کہ جنگ کا عذاب تو سب کو سہنا پڑیگا۔ مگر چونکہ کچھ مسلمان بھی ہو جائینگے۔ اس لئے فرمایا جو کفر کرنے والے ہیں۔ ان کو عذاب نار بھی ملیگا۔

ایک رخصت ہو کر باہر جانے والے نوجوان کو فرمایا۔ کامیابی کا گر یہ ہے۔ کہ اللہ پر ہر حال میں بہت بھروسہ رکھو۔ (۲) جنکو اللہ نے تم پر حاکم کیا ہے۔ اسکی خلوص کے ساتھ پوری پوری فرمانبرداری کرو (۳) اپنا کام دیانت۔ امانت۔ ہوشیاری سے کرو (۴) بہت دعائیں کرو۔ مومن کا ہتھیار دعا ہی ہے۔ (۵) دل چاہے تو ہماری طرف خط بھی لکھتے رہو۔

(۳) فرمایا۔ نماز میں اللھم صلّ علیٰ محمدٍ بھی آتا۔ صلّ کے معنے ہیں خاص الخاص رحمتیں ہوں۔ ذکر جمیل ہمیشہ ہوتا رہے۔ آپ کا شرف فضیلت خیر و برکت اور کامیابی کے نتائج دنیا میں قائم رہیں۔

لعنت کا لفظ اس صلوٰۃ کے مقابل پر ہے۔

اسلام میں پچاس جگہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ بعض موقع تو عام میسر نہیں ہوتے ہیں۔ جیسے صفا د مروہ۔ واستلام حجر اور بعض ہو سکتے ہیں۔

(۱) مثلاً نماز کے آخری التحیات میں (۲) دعا قنوت کے اخیر میں۔ وصلی اللہ علی النبی۔ (۳) پہلے التحیات میں بھی بعض محدثین نے مستحب قرار دیا ہے۔ (۴) صلوٰۃ جنازہ میں (۵) خطبہ عید خطبہ جمعہ۔ خطبہ نکاح میں۔ (۶) اذان سن چکنے کے بعد۔ (۷) جب نماز کی تکبیر پڑھی جائے۔ (۸) دعاؤں کے ابتدا۔ آخر۔ وسط میں (۹) مسجد میں داخل ہونے کے وقت بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ (۱۰) جب نبیؐ کا ذکر آئے۔ (۱۱) جب نیند سے اٹھے (۱۲) جب اکٹھے بیٹھے ہوں اسوقت بھی کسی نہ کسی طرح نبی کریم صلعم کا ذکر کر کے درود بھیجنا چاہئے (۱۳) جب کوئی تفرقہ مٹے اسوقت بھی۔ (۱۴) تبلیغ و وعظ کے وقت۔ (۱۵) محتاج انسان حاجت کے وقت درود وظیفہ سے فارغ ہو کر میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ درود کی بہت ہی عادت ڈالو۔ اس کا ادنیٰ فائدہ تو یہ ہے۔ من صلی علیہ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشراً جب ایک بار اخلاص کے ساتھ تم نبی کریم کے شرف و کامیابی و رحمت کاملہ کے نزول کی دعا کرو گے تو خدا تعالے دس بار تم پر ایسی رحمتیں بھیجیگا۔

در مدح حضرت خلیفۃ المسیحؑ

(از شیخ علی محمد احمدی صاحب ڈنگری)

ہے یا رب ز نورِ نورِ دین بزمِ جہاں روشن
رہے جب تک مہر و زمین و آسماں روشن

وہ نورالدین جو ہے یا رب سراپا نور کا پتلا
برنگ مردمِ دیدہ بچشمِ مردماں روشن

برستا نور رہے کیا نورِ دین سے گلشنِ دیں پر
کوئی دیکھے تو اب رنگِ بہارِ جاوداں روشن

ہے جس کے ہاتھ سے گردش میں جامِ بادۂ عرفاں
ہے جسکی گرمئ محفل ضمیرِ عارفاں روشن

جسے بس دیکھتے ہیں ہم جہاں میں عاشقِ قرآں
کہ ہے پیشِ نظر ہر دم چو درِّ دلستاں روشن

کئی مُردوں کو از روئے طبابت بھی کرے زندہ
کوئی بجھتے فتیلے کی کرے جیسے رواں روشن

عجب ہے آفتابِ علم و حکمت نورِ دیں یارب
کہ ہو پرتو سے جسکے گوہرِ ایمانِ جاں روشن

دلا دیکھو آئینے میں اس مسیحا کے خلیفے کے
ہیں کیا کیا جوہرِ ذاتی مسیحا کے نہاں روشن

وہ نور دین جو ہے یا رب خلیفہ اس مسیحا کا
مسیحائی سے جسکی ہو گئی جانِ جہاں روشن

خدا نے کر دیا کیا قادیاں میں آکے یا ظاہر
کہ جس سے ہو گیا سارے جہاں میں قادیاں روشن

وہ بالا جس نے کر دی رونقِ اسلام قرآں سے
کرے جیسے کوئی گھر کا چراغِ نیم جاں روشن

مٹا نام و نشانِ شرک و کفر اب جس نے دنیا سے
جہاں پر کر دیا اسلام کا نام و نشاں روشن

غروبِ مہر کی مانند تھا پوشیدہ نظروں سے
پھر اس اسلام کے چہرے کو دکھلایا جہاں روشن

بھلا اسلام سے آگے ہی ہستی کیا کسی دیں کی
عدم میں مہر کے آگے ستاروں کا سماں روشن

نہیں ہے خاک بھی نسخوں میں کوئی آزما دیکھے
فقط قرآں ہے پیارو جو چاہو نورِ جاں روشن

جہاں جس کو اک اندھے کی نگاہ سے دیکھتا تھا کل
وہ دکھلایا مسیحا نے چراغِ دو جہاں روشن

دو چابیاں

ایک تاگے میں باندھی ہوئی دو چابیاں ملتان یا لاہور میں گم ہوئی ہیں۔ کسی صاحب کو ملیں تو مطلع فرماویں۔ اڈیٹر۔

سفر ملتان

(مرتبہ اڈیٹر اخبار بدر)

نمبر ۳

گذشتہ سے پیوستہ

خدا پر بھروسہ فرمایا - میرے بہت سے بچے فوت ہوئے - جو فوت ہوا - اسی یقین کے ساتھ ہم نے اسے دفن کیا - کہ اب اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عطا کریگا - خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا - عالم جوانی کے لڑکے فوت ہوتے رہے بڑھاپے کے خدا نے اپنے فضل سے عطا کئے -

تمدن میں نقص فرمایا - ہمارے ملک کے تمدن میں ایک بڑا نقص ہے - کہ ایک ہی مکان میں باپ بیٹا بلکہ پوتا بمعہ اپنی عورتوں بہنوں اور بھائیوں کے اکٹھے رہتے ہیں - اور میاں بیوی کو بے تکلفی کے واسطے خلوت میسر نہیں ہوتی اور عزیز و اقربا کا ایک حجاب ہر وقت دل پر رہتا ہے - اس کا اثر آئندہ اولاد پر بہت برا ہوتا ہے - اولاد کمزور اور ضعیف القلب پیدا ہوتی ہے - چاہیئے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہر ایک کا گھر جدا ہو -

تکلیف سے خدا ہی بچاتا ہے تجویز ہوئی کہ واپسی پر شام کی گاڑی میں جائیں - اور رات بٹالہ ٹھہریں - ایک دوست نے عرض کی رات بٹالہ میں تکلیف ہوگی - فرمایا - اگر تکلیف مقدر ہے تو یہاں بھی ہو سکتی ہے - آرام تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے -

ذریعہ وحدت ذکر ہوا کہ بعض لوگوں کی رائے ہے - کہ نماز اردو زبان میں پڑھی جاوے - فرمایا - پھر پنجابی کہیں گے کہ پنجابی زبان میں نماز ہو - اور پھر سیالکوٹی کہیں گے کہ سیالکوٹ کی پنجابی میں نماز پڑھی جائے اور اسطرح شہر شہر کی زبان جدا ہونے کے سبب یہ جو ایک بڑا ذریعہ وحدت اسلامی قوم میں ہے یہ بالکل اٹھ جائے گا -

تجارت جب حضرت اقدس بمعہ خدام مستری موسیٰ صاحب کے ہاں کھانا کھا کر انار کلی میں سے واپس تشریف لائے تو راستہ میں حسب درخواست میاں چراغدین صاحب ان کی دوکان عزیز ہوس میں تشریف لے گئے - جہاں برادران میاں عبد العزیز میاں محمد سعید کام کرتے ہیں - صاحبان دوکان کو مخاطب کر کے فرمایا - دوکان چلانے کے واسطے ہمت استقلال - دیانت - ہوشیاری - عاقبت اندیشی اور امانت کی ضرورت ہے - فرمایا لکھا ہے - کہ آدم کو اللہ تعالےٰ نے ایک ہزار حرفہ سکھلایا ہے - یورپ نے بہت ترقی کی ہے - مگر ہنوز ہزار تک نوبت نہیں پہنچی -

فرمایا - حدیث شریف میں آیا ہے - کہ تجارت میں ۱۹ حصہ منافع ہے - باقی ایک حصہ دیگر حرفوں میں ہے -

فرمایا - حدیث شریف میں آیا تجارت کے واسطے مغربی ممالک میں جاؤ -

فرقہ ملامتی صوفیوں کے فرقہ ملامتی کا ذکر تھا - فرمایا - اس فرقہ کے لوگ ایسے افعال اور حرکات ظاہر کرتے ہیں - جن سے بدنامی حاصل ہو - اس سے مراد ان کی یہ ہوتی ہے - کہ نفس لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر متکبر نہ ہو - بلکہ اس کو ایسی سزا ملے کہ وہ نیچے کو گرے - اور ذلت کو اختیار کرے -

فرمایا - میں نے ایسے لوگ بہت دیکھے ہیں - بڑا بڑا مجاہدہ بھی کرتے ہیں - لیکن بعض سخت سخت ابتلاؤں میں گر جاتے ہیں -

فرمایا - اس فرقہ کا ایک آدمی احمدؔ نام ہم نے دیکھا تھا - جو کہ ضلع شاہ پور میں رہتا تھا - اس نے بہت سے مجاہدات کئے ہوئے تھے - ایک دفعہ ہم نے اُسکی دعوت کی تو کہنے لگا - کہ کسی رنڈی کے ہاں سے کھانا پکوایئے - اور اپنے پاس بیٹھ کر کھلائیے - یہ شخص آخر ایک بڑے ابتلا میں گرفتار ہوا - ایک ڈاکٹر نیل مادھو نام شاہ پور میں تھا اس کے ساتھ جو کچھ مذہبی گفتگو ہوئی - تو اس نے احمد کو کہا - کہ ہمیں کچھ کرامت دکھاؤ - تب مان لیتے ہیں - احمد نے ایسا کمال دکھایا کہ رات کے وقت بابو کو ایسا خوفناک نظارہ دکھائی دیا کہ وہ چیخ اٹھا اور توبہ کر کے مسلمان ہونے کو طیار تھا - مگر احمد اس کے سامنے آیا - تو اُسے کہا شاید آپ ہماری بات بھول گئے - آپ نے ہمیں کچھ نہ دکھایا یہ بات اس نے شرارت سے کی - احمد حیران ہوا - اور دوسری شب اس نے بہت ہی زور لگایا - بابو نے بعض آدمیوں کے سامنے اس کا ذکر بھی کیا - مگر احمد کے سامنے پھر انکار کر دیا - ایسا ہی تیسری شب بھی ہوا - جس پر احمد بہت گھبرایا - اور اس کے خیال میں آیا - کہ شاید اس کے پاس کوئی ایسا کمال ہے جو میرے تصرف سے بڑھ کر ہے - اسواسطے اس نے بابو کو کہا - کہ آپ اپنا کمال دکھائیں - بابو نے اسے شراب پلا کر ناک میں نکیل ڈال کر بازار میں نچایا - جب اسے ہوش آئی اور اپنا حال معلوم ہوا - تو بہت شرمسار ہو کر کہیں روپوش ہو گیا -

ایک دفعہ میں نے (حضرت خلیفۃ المسیح نے) حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود) سے دریافت کیا تھا - کہ ملامتی فرقہ کے متعلق حضور کا خیال کیا ہے؟ فرمایا - ہمارے فرقہ احمدیہ سے بڑھکر ملامتی کون ہے کہ جہاں بیعت کی سب اپنے بیگانے ہو گئے - اور سب ملامت کرنے لگے - اصل ملامتی فرقہ یہی ہے - جو خدا تعالےٰ کی خاطر دکھ اٹھاتا ہے - تکلف کے ساتھ ملامتی بننے کے کیا معنے - جو سچے دل سے خدا کی طرف جھکتا ہے - وہ تو خود ہی ملامتی بن جاتا ہے - یہ طریق جوان ملامتیوں نے اختیار کیا ہے یہ غلطی ہے -

آریاؤں کا شکریہ فرمایا - آریہ بھی اسلام کا کام کر رہے ہیں جس قدر بت شکنی انہوں نے اس زمانہ میں کی ہے - ہمارے مولوی لوگ کہاں کر سکتے تھے - ان میں اتنی ہمت کہاں ہے - آریوں نے استیصال بت پرستی کا کیا - الہام الٰہی کے قائل ہیں کتاب الٰہی کے وجود کے قائل ہیں

ملتان سے واپسی لاہور کے قیام اور لیکچر کا ذکر گذشتہ اخبارات میں ہو چکا ہے - اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں - سوائے اس کے کہ احباب لاہور نے جس خلوص اور محبت کا اظہار حضرت کے دو روزہ قیام میں کیا وہ انہیں کا حصہ ہے اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے - خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب - برادرم ملک غلام محمد صاحب برادر ملک برکت علی صاحب (ملک مبارک علی صاحب تبدیلی آب و ہوا کے واسطے کشمیر گئے ہوئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت و سلامتی کے ...... ساتھ واپس لائے آمین) - مستری محمد موسیٰ صاحب نے خصوصیت کے ساتھ تمام احمدی مسافروں (جن کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی تھی) کی بمعہ بعض مقیمین کے دعوتیں کیں -

حکیم محمد عمر صاحب چونکہ جلسہ لاہور کے اختتام کے بعد فوراً روانگی ہوگئی - اور عام طور پر پہلے سے یہ خیال نہ تھا - کہ ایسی جلد روانگی ہوگی - اسواسطے بعض دوست وقت پر نہ پہنچ سکے جیسا کہ عرب صاحب عبد الحی و مولوی محمد اسماعیل صاحب جو حضرت صاحب کا لیکچر سننے کے واسطے لاہور تشریف لے گئے ہوئے تھے - اور ایسا ہی برادر عزیز عبد الحی پھرتا ہوا مستری موسیٰ صاحب کی دوکان پر

چلا گیا تھا۔ دوسری گاڑی پر اسکو ساتھ لانے کے واسطے عاجز بھی حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اسوقت لاہور میں ٹھہر گیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب جو دورہ کرتے ہوئے لاہور میں ہمیں ملے تھے۔ اور برادر عزیز میر محمد اسحاق صاحب بھی حضرت کے ہمراہ قادیان چلے آئے۔ اور عاجز رات کی گاڑی میں بٹالہ آکر دوسری صبح بخیریت قادیان پہنچا۔ فالحمد للہ۔

سفر ملتان کے حالات سب لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن رپورٹ ختم کرنے سے پہلے میں اس امر کا ذکر کرنا ضروری ...... سمجھتا ہوں۔ کہ اس سفر میں حکیم محمد عمر صاحب فیروز پوری نے نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح کی ہی بہت خدمت کی بلکہ تمام رفیقانِ سفر کی خدمت میں حتی الوسع مصروف رہے۔ جس محبت اور اخلاص کے ساتھ حکیم صاحب موصوف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ قابلِ رشک ہے۔ نہ صرف سفر میں بلکہ حضر میں بھی انہیں رات دن یہ فکر رہتی ہے کہ حضرت صاحب کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔

تلاش اشیائے گم شدہ

خواجہ صاحب کے مکان پر لاہور میں عاجز کی ایک لاٹھی گم ہو گئی۔ باداہی رنگ کی کھونڈی ہے۔ چونکہ ایک دوست کا مخلصانہ عطیہ ہے۔ اسواسطے میرا جی چاہتا ہے۔ کہ مل جائے۔ اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو یہاں بھیج دیں۔ ایسا ہی مستری دین محمد قادیانی نے اپنی چھتری اور لاٹھی کسی صاحب کے سپرد کی تھی۔ جو حضرت صاحب کے پیچھے گاڑی میں بیٹھے تھے۔ مگر وہ ان کے نام اور پتہ سے ناواقف ہیں وہ بھی یہاں پہنچائی جائیں۔

سزاوار علی بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح

سخاوت اور شجاعت میں ہدایت اور کرامت میں
نہیں ثانی ترا کوئی یہ سب تجھکو مبارک ہو
منور نور سے تیرے ہے دنیا قیامت تک
تمام اولاد بھی عالی نسب تجھکو مبارک ہو

السلام علیکم

احمد اینڈرسن امریکہ سے اور پروفیسر ریگ صاحب نیوزیلنڈ سے خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ کہ تمام احمدی برادران کی خدمت میں انکی طرف سے کہا جائے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام اور دیگر مذاہب

{وہ لیکچر جو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۳۱ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کی صبح کو احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں دیا۔}

مرتبہ اڈیٹر بدر۔

تمہید

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ وقال اللہ تعالےٰ ان الدین عند اللہ الاسلام ۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین۔

جو اشتہار کل شائع کیا گیا ہے وہ آپ لوگوں نے پڑھا ہے۔ اس میں آج کی تقریر کا مضمون اسلام اور دیگر مذاہب بتایا گیا ہے۔ میں اُسکے متعلق بیان کرنے کے واسطے اس وقت آپ صاحبان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ تاکہ میں آپ کے سامنے پیش کروں کہ جس امر کا میں پابند ہوں اور جس چیز کو میں نے اپنا مذہب قرار دیا ہے۔ وہ کیا ہے۔ اور میں نے اسے کیوں اختیار کیا ہے۔ اس پر کسی کو اعتراض کا موقعہ کم ہی ہوگا۔ کیونکہ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں اپنے دلی اعتقاد کا اظہار کروں اور یہ بتاؤں کہ میں کس طرح اس نتیجہ تک پہنچا۔ ہاں اس کے ضمن میں مجھے یہ بھی بتانا پڑیگا۔ کہ دیگر بہت سے مذاہب سے میں نے اپنے آپ کو کیوں اور کس طرح علیحدہ کیا۔

کسی مذہب کو اختیار کرنے کے اسباب

ہر ایک شخص کے واسطے کسی مذہب کے اختیار کرنے کے لئے بہت سے وجوہ ہوتے ہیں۔ اور مختلف اسباب ایسے ہوتے ہیں جو کسی کو ایک مذہب کا پابند بنا دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک سبب یہ ہے۔ کہ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جس مذہب کے لوگوں میں وہ نشو و نما پاتا ہے۔ ان کے خیالات اور معتقدات رفتہ رفتہ اس کے دل میں گڑتے رہتے ہیں۔ اور وہ بتدریج ان کا اثر اپنے اندر لیتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بڑا ہوتا ہے۔ تو اس مذہب کا پابند کہلاتا ہے۔ یہ بھی ایک سبب کسی مذہب کے اختیار کرنے کا ہے۔ اور مجھے بھی ایسا موقعہ ملا کہ میں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا۔ میرے ماں باپ سنی حنفی کہلانے والے مسلمان تھے۔ اللہ تعالےٰ کی بہت بہت رحمتیں ہوں میری کھلائی پر کہ مجھے بہلانے کے وقت اور لوری دیتے ہوئے۔ اس کے منہ میں اللہ کا نام اور نبی کا نام رہتا تھا۔ ابتداء میں میرے مسلمان ہونے کا یہی سبب ہوا۔

بچپن کی سنی ہوئی کلام کا اثر

آپ کو معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں کے گھر میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو سب سے اول اسکے کانوں میں اذان کہی جاتی ہے۔ جن کلمات میں مذہب اسلام کے تمام اصول صاف صاف مندرج ہیں۔ وہ اس کے کان میں پھونکے جاتے ہیں۔ جب میں نے طب پڑھی تو میں اس نکتہ پر پہنچا کہ بچپن کے وقت کان میں پڑی ہوئی بات گہرا اور لمبا اثر رکھنے والی ہوتی ہے۔

میں نے ایک عورت کا حال پڑھا ہے۔ جو کہ جرمن زبان سے بالکل ناآشنا تھی۔ مگر اسپر ایک دورہ پڑتا تھا۔ کہ اس وقت وہ جرمن زبان میں ایک فصیح بلیغ لیکچر دیا کرتی تھی۔ ایک ڈاکٹر اس کھوج میں لگا کہ اس کی اصلیت کو دریافت کرے بہت کوشش کے بعد اُسے اس کا سبب یہ معلوم ہوا کہ جب یہ عورت چھوٹی بچی تھی اور اپنی ماں کی گود میں تھی۔ اسوقت اسکی ماں ایک جرمن پادری کے ہاں خدمتگاری کے لئے رہتی تھی۔ پادری صاحب اپنی سرمن (خطبہ) طیار کر کے پہلے مشاقی کے لئے گھر میں باواز بلند اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ جسطرح انہوں نے گرجا میں پڑھنا ہوتا تھا۔ اور وہ آواز اس لڑکی کے کان میں متواتر ایک عرصہ تک پڑتی رہی۔ یہ اس کا اثر تھا جو اب وہ جرمن زبان میں لیکچر دیتی تھی۔

ابتدائی تعلیم

پھر میں نے اپنی ماں کی گود میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز سنی۔ بڑے بڑے صلوات و برکات وسلام اور رحمتیں ہمارے ہادی پر ہوں جس نے ہمارے کانوں میں یہ صدا پہنچائی جب مجھے ذرا ہوش آئی۔ اور میں نے اپنے باپ کے پاس پڑھنا شروع کیا۔ تب بھی یہی صدا میرے کان پڑتی رہی جب میں اور بڑا ہوا اور مدرسہ میں داخل ہوا تو اسوقت کے مدارس میں ایسا گھمسان نہ تھا۔ جیسا کہ اب ہے۔ کہ ایک ہی بنچ پر اور ایک ہی کمرہ میں بہت سے مختلفانہ مذاہب لوگ جمع ہوں اور اکٹھے سبق پڑھیں۔ اور

اور ایک دوسرے پر اپنا اثر ڈالیں بلکہ ہمارے میاں جی ایک خاص رنگ کے آدمی تھے۔ وہ دس لڑکوں کو ملاکر سبق نہ پڑھاتے بلکہ ایک ایک لڑکے کو باری باری الگ الگ سبق دیتے تھے جو زیادہ خدمت کرتا اُسے زیادہ اور عمدہ سبق پڑھ لینے کا موقعہ ملتا۔ اور جو کم خدمت کرتا اسے کم موقعہ ملتا یہ بناوٹی بات نہیں ہے بلکہ واقعہ میں اسی طرح سے ہوا غرض یہاں تک میں نے کوئی بات اس آواز کے مخالف نہ سنی۔ جو بچپن سے میرے کان میں ڈالی گئی تھی۔

پہلی مخالف آواز

لیکن جب کہ میں نارمل اسکول (ڈسٹرکٹ) ولبنڈی میں پڑھتا تھا۔ تو میرے مکان کے قریب ایک مشنری پادری صاحب اگنہ نیڈ نام کی کوٹھی تھی۔ ان سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ تو اونہوں نے دو کتابیں بنام میزان الحق وطریق الحیات نہایت خوبصورت جلد کی ہوئی مجھے دیں ان کتابوں سے مجھے پرانی تعلیم اور اس کے منشاء کے برخلاف باتیں معلوم ہوئیں جس سے مجھے حیرت پیدا ہوئی۔ یہ پہلی صدا تھی جو اس کلمہ اور تعلیم کے مخالف میرے کان میں پڑی۔ اسوقت میری عمر پندرہ سال سے کچھ زائد تھی

مزید مخالفتوں کی آوازیں

اس کے بعد ایک بڑا وقفہ رہا مگر اہل حدیث و اہل فقہ کے باہم تخالف کے اسباب پر اطلاع مجھے پوری پوری مل گئی۔ پھر میں لکھنؤ میں تعلیم حاصل کرنے کے واسطے گیا۔ وہاں مجھے شیعوں کے عقائد اور اعمال کے دیکھنے اور سننے کا بڑا اتفاق ہوا۔ وہاں اہل تشیع طلبۃ العلم بھی تھے۔ اور علماء بھی تھے۔ سب کے حالات دیکھنے کا بخوبی موقعہ ملا۔ تب مجھے شوق ہوا کہ میں تحقیقات کروں کہ دنیا میں کس قدر مختلف الخیال لوگ ہیں اور ان میں باہمی کیا کچھ اختلاف ہے اور ان کے عقائد میں کیا فرق ہے اسوقت تک مجھ صرف دو فرقوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا ایک سُنّی دوسرے شیعہ۔ زیادہ کاوش کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ دو رفقے ہیں۔ ایک اخباری اور ایک اصولی۔ پھر مجھے ہمیشہ یہ شوق رہا کہ دریافت کرتا رہوں۔ کہ کس قدر عجیب خیالات کے لوگ اور دنیا میں ہیں مگر اسوقت بسبب طالب علمی کے یا شائد اس واسطے کہ آجکل کی طرح تبادلہ خیالات کا موقعہ نہ تھا۔ مجھے زیادہ اختلاف معلوم ہوئی

اسلامی فرقوں میں چندان اختلاف نہیں

پھر ایک اور موقعہ نکلا جس میں مسلمانوں کے درمیان مختلف فرقوں کے دیکھنے اور حالات معلوم کرنے کے ذرائع مجھے حاصل ہوتے تب مجھے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے درمیان مقلد اور غیر مقلد - شرک وبدعت - سُنّی و شیعہ اتباع الحدیث وغیرہ کے سبب ہی اختلافی مسائل میں یہ میدان بہت بڑا نظر آیا۔ لیکن جب میں نے اس پر غور کی نگاہ ڈالی۔ تو معلوم ہوا کہ اختلاف کوئی بہت بڑا نہ تھا اخباری ہوں یا اصولی۔ مقلد غیر مقلد۔ کہیں سے کوئی ایسا بگولہ نہ اُٹھا جو اس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پودے کو صدمہ پہونچاتا۔ جو ابتداء سے میرے دل میں لگایا گیا تھا۔ کیونکہ یہ سب فرقے اس کے قائل تھے۔ پس ابتدائی عقیدے کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچا۔

علمی شوق کا نمونہ

انہیں اختلاف مذاہب کے متعلق مجھے ایک کتاب کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ اور مجھے پتہ لگا۔ کہ وہ ایک تاجر کتب کے پاس ملسکتی ہے میں اس کے پاس گیا اس نے کہا وہ کتاب قابل تلاش ہے اسوقت نہیں ملسکتی۔ میں تلاش کر رکھوں گا آپ کل آویں۔ میں دوسرے دن گیا اس نے مجھے کتاب دی۔ جس کے کل ۶۲ صفحات تھے اور ۵۰ صفحات کا اس کے ساتھ ضمیمہ تھا۔ چھاپے کی کتاب تھی۔ اور معمولی تھی۔ میں نے قیمت دریافت کی تو اوس نے کہا کہ پچاس (۵۰) روپے۔ اگرچہ زمانہ طالب علمی تھا۔ مگر میرے پاس خدا تعالیٰ کے فضل سے روپیہ موجود تھا اور کتاب کا شوق تھا۔ میں نے اُسے مبلغ (۵۰) روپیہ کا نوٹ نکال دیا اور کتاب اپنے قبضہ میں کی اور وہاں سے چل پڑا۔ اس نے اصرار کیا کہ ٹھہر جاؤ۔ کچھ بات کرنی ہے مگر میں نے کہا کہ مجلس واحد میں اقالہ کے متعلق فقہاء کا اختلاف ہے۔ بعض تفارق قولی کے قائل ہیں اور بعض تفارق جسمی کے اور مجھے ہے کتاب کا شوق اس لئے میں اٹھتا ہوں کہ بالاتفاق آپ اُسے نہ فرما سکیں۔ میں فی الحال باہر جاتا ہوں تاکہ یہ بیع بالاتفاق پختہ ہو جائے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد میں واپس آیا۔ ادہر اُدہر کی باتوں کے بعد اس نے کہا میں آپ کو کچھ دینا چاہتا ہوں۔ کیا آپ قبول فرماوینگے میں نے کہا ہر ایک شخص کی مصلحت لینے اور دینے کی جدا جدا ہوتی ہے۔ جب تک کہ مجھے معلوم نہ ہو۔ کہ آپ کیا دینا چاہتے ہیں۔ میں کچھ اقرار نہیں کرسکتا۔ وہ بولا میں آپ کو مبلغ (۲۵) روپیہ واپس دیتا ہوں کیونکہ میں نے کبھی کوئی کتاب کا ایسا عاشق نہیں دیکھا میں نے کہا جب عشق ہوا تو عشق کے سامنے پچاس روپیہ کی کیا ہستی ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

حقیقت اوتار ہنود

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

درخدمت بابرکت مکرم ومعظم بندہ جناب مفتی محمد صادق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش اینکہ۔ در دل بندہ بعض اوقات خواندن کتب متفرقہ ادیان عالم خیالاتے عجیب پیدا می شوند۔ چنانچہ بعضے ازان خیالات بر کتب حاشیہ زیر مطالعہ خود تحریر مے نمائدو یا برائے دقتے دیگر گذاشتہ ازاں در میگذرد۔

درین روزہا کہ کتب ادیان ہنود زیر مطالعہ اند چنین معلوم گردید کہ اینکہ کملائے اوشان گفتہ اند کہ جملہ مرسلان آلہی خواہ از قسم پورن یا از قسم انش سے باشند دہ اند یعنی نامک عشرۂ کاملہ واینہا را بہ مچھہ و کچھہ و براہ و نرسنگھہ و وامنہ و پرسرام و رام و کرشن و بودہ و کلکی موسوم گردانیدہ۔ دراصل مراد اوشان آنست کہ از مچھہ گرفتہ تا نرسنگھہ در عالم حیوانات بحری وبری بودہ است کہ با عالم انسانی ہیچ تعلق نداشتہ است لہذا ترتیب ان چنان گذاشتہ اند کہ اول اوتار یعنی ابتدائے اوتار کہ تعلق باموجودات بحری دارد مچھہ یعنے ماہی را قرار دادہ اند۔

ودر ہمین عالم بحری را منتہی بہ کچھہ اوتار میکنند کہ براد انتہائے خلقت آبی وشروع خلقت خاکی مے شود۔ چنانچہ ماہی انتہائے عالم معقول وابتدائے عالم محسوس بود۔ کچھہ نیز انتہائے عالم آب وابتدائے عالم خاک است۔ درینجا این رمز بے خبر نباید گذشت کہ نزد کملائے ہنود صاحب ہر انقلاب عظیم را منسوب بہ نفخ صور مے کنند ومظہر ہمین نفخ را اوتار میگویند۔ اذا وقعت الواقعہ لیس لوقعتہا کاذبہ خافضہ رافعہ۔ ۱۲

ومرزا بیدل دربارۂ ظہور عالم آب کہ ابتدائے کیف وکم بآنست چہ خوش فرمودہ آنجاکہ فرمودہ۔

یعنی آں حسن یک جہان پردہ ✤ چہرہ نمود لیک خوئے کردہ
از حیا آب در طبق آورد ✤ بسکہ بے پردہ شد عرق آورد

سے وازین جاست کہ دربارۂ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنے حضرت اقدس مسیح ومہدی آخرالزمان علیہ الصلوۃ والسلام آمدہ کہ درحالت گفتگو و خموشی چہرہ مبارک او عرق آلودہ خواہد بود چراکہ نشان صادق ہمین است۔ درحالت بعثت و ظہور خود نیز از خفاء بطون کہ حیا عبارت ازانست عاری نمے باشد

بعد ازان دو اوتار دیگر را کہ متعلق عالم حیوانات بری است پیش کردہ اند۔ وابتدائی آنرا براوتار خوک مے کنند

وانتہائے آن را بر نرسنگھ مے گذارند - چراکہ خوک باوجودیکہ جانور بریست لیکن انسے باآب تعلق دارد وازاین است کہ شناور جانور است - ووجہ دوم آنکہ شیر کہ ہشکل گربہ است شکار خوک راکہ ہشکل موش است بسیار دوست دارد - بنا براین دووجہ شروع عالم حیوانات را بر خوک وانتہائے آنرا بر نرسنگھ یعنی شیر گذاشتند - چراکہ فنا آرندہ بر عالم حیوانات بحری شیر است وحملہ والحاق[1] ومقابلہ ہر منتہی بر مبتدی خود مے باشد ؎

چون گہر تا سر تو پا نشود ٭ دل بجمعیت آشنا نشود

پس این ہر چہار اوتار کہ مچھہ وکچھہ وبراہ ونرسنگھہ اند - ورزمانہ ما قبل بعثت آدم بودہ اند - وہیچ تعلق با عالم انسانی ندارند - ازان بعد دور انسانیت مقرر نمودہ برائے ہمین دور اوتارہا رابیان نمودہ اند -

چنانچہ در عالمیکہ در مردم زور قوای جسمانی بود برائے ہمین عالم وہمین دور دو اوتار آوردہ اند یکے وامنہ اوتار دوم پرس رام اوتار - ومعلوم است کہ از روئے بیان کملار ہنود وامنہ در قد کوچک بود - واین اشارہ بہ ابتدائے دور نشو ونملئے قوای جسمانی انسان است - ومبتدی این دور اوست دوم - پرس رام - وپرسرام راسخت جابر وقاہر نمودہ اند چراکہ منتہی دور قوئی جسمانی اوست وبواسطہ او فنا وہلاکت بر مردمانیکہ گرفتار قوائے جسمانیت بود واقع گردید - وبعد از اختتام دور قوائے جسمانی دور قوائے روحانی انسانی مقرر نمودہ برائے او نیز دو آثار بیان نمودہ اند کہ ہر یکے تعلق بزمان ابتدائی وانتہائے آن دور دارد -

وابتدائے قوای روحانیت انسان را بر رام اوتار گذاشتہ اند وانتہائے او را بر کرشن اوتار نمودہ اند - گویا ختم کمالات روحانیت بر کرشن اوتار وابتدائے آن از رام اوتار بودہ است - بعد ازان زمان جامعیت مے آید - کہ جامع کمالات تمام ادوار ودر کیفرد کامل ومکمل است -

وبرائے آن بودہ اوتار را مبتدی وکلکی اوتار راکہ منتظر بعثت او مے باشند - منتہی قرار دادہ اند -

وحق آنست کہ صاحب دور جامعیت حضرت سرور کائنات ومفخر موجودات خلاصہ عالم آدم حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اند - کہ در ابتداء ایشان محمدیت ظہور فرمودہ طرح حصول کمالات جامعیت کہ ہدی للمتقین در بیان آنست گذاشتند - ودر آخر ایشان احمدیت بروز فرمودہ دور خود را یوم الجمعہ ثابت فرمودند - چنانچہ وآخرین منہم لما یلحقوبہم در بیان ہمین سر - وہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ - الخ سوئے ہمین امر است - ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم - وآن براستی وحقیقت حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود آخر الزمان ومہدی موعود ہمین دوران بودہ اند علیہ الصلوٰۃ والسلام

دیگر گذارش

درآنکہ زمان بعثت اوتاران نزد کملائے ہنود بر دو قسم منقسم دیدہ شدہ - چنانچہ بعضے از اوتاران در کشن پچھہ وبعضے ازان در شکل پچھہ مبعوث میگردیدہ اند - ونیدہ چون تامل نمود معلوم شد کہ در قرآن مجید از لیلۃ القدر اشارہ بہ کشن پچھہ است - چراکہ کشن پچھہ کہ مصطلح کملائے ہنود است نام ایام دیجور ماہ است کہ شروع آن از نوزدہم وختم آن بر بیست وہفتم مے شود - ودراین وقت ہر اوتاریکہ مبعوث میگردد - در رسالت ونبوت خود مستقل مے باشد -

ازین است کہ زمان بعثت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر بیستم صدی بعد از نبوت موسیٰ علیہ السلام بودہ است کہ لیلۃ القدر وکشن پچھہ مے باشد -

ووقت بعثت قسم دوم - لیلۃ القدر است کہ در اصطلاح کملائے ہنود شکل پچھہ یعنی ایام سپید ماہ است کہ سیزدہم وچہاردہم وپانزدہم است - وصاحب این بعثت در نبوت ورسالت خویش مماثل مقتدائے خویش مے باشد - چنانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ در چہاردہم صدی یا پانزدہم صدی بعد از موسیٰ علیہ السلام بحسب روایات مختلفہ یہود ونصاریٰ مبعوث گردیدہ بودند -

والیضاً بعثت حضرت خاتم الخلفاء جامع کمالات جمیع انبیاء واولیاء حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح ومہدی آخر زمان در چہاردہم صدی بعد از ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع گردید - کہ فی الحقیقت آیۃ ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر[2] از روئے تاویل مخبر ہمین دور بدری است - چراکہ در بدر ثبوت مماثلث یا شمس مودع است وعجب تر آنکہ اگر شمار این بعثت از وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام گرفتہ شود زمان بعثت حضرت اقدس لیلۃ القدری مے برآید - کہ در اہل ہنود آنرا کشن پچھہ مے گویند - کہ مخبر از رسالت مستقل در مقابل حضرت عیسیٰ علیہ السلام است - اما در مقابل رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسالت اوشان ممثل ثابت میگردد - چراکہ در چہاردہم صدی واقع گردیدہ کہ بحسب اصطلاح قرآن مجید آن را یعنی زمان اوشان را لیلۃ القدر میتوان گفت - واللہ اعلم بالصواب -

خاکسار محمد ابراہیم احمدی - از کراچی -

---

[1] واین لفظ الحاق دلالت براین دارد کہ بابتدا آخود آنکس ملحق میگردد کہ در کمالات بہ منتہا باشد - [2] وازین است کہ لیلۃ القدر را در ہمین تاریخہائے ماہ رمضان یعنی ایام بعثت امام ومرسل الٰہی میجویند

میر صاحب قبلہ پھر دورہ پر

حضرت میر ناصر نواب کی نسبت کسی پچھلے پرچہ میں اطلاع دیگئی تھی کہ آپ ضلع لودیانہ کیطرف دورہ پر ہیں اور مسجد النور شفاخانہ ودار الضعفاء کے لئے چندہ کر رہے ہیں - آپ یہ خبر پا کر کہ حضرت امیر المومنین لاہور میں بارادہ حصول شرف ملازمت وزیارت پہلے لاہور پھر قادیان چلے آئے اب پھر آپ لمبے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں - چنانچہ مقامات ذیل ان کے پروگرام میں داخل ہیں -

شملہ - منصوری - امروہہ - ریاست رام پور - شاہجہانپور - شاہ آباد - سیتاپور - لکھنؤ - کانپور - اٹاوہ - پرتاب گڈھ - الٰہ آباد - بنارس - آرہ - پٹنہ - مونگھیر - بھاگلپور - کلکتہ - کٹک - آسام - منی پور - رنگون - برہما - میں پھر دعا کرونگا کہ اللہ تعالیٰ اس جوان ہمت بزرگ قوم کو بخیر وعافیت سالماً غانماً واپس لائے -

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بدبخت انسان کو کوئی خیر خواہی فائدہ نہیں دیتی اس کی شامت اعمال ہمیشہ اسکی ہدایت کے آگے سد راہ ہوتی ہے سیدھی بات بھی الٹی ہوکر اس کے کان میں پڑتی ہے - ملتان میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے لیکچر میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں دراصل کوئی اختلاف اصولی یا بڑے فروعی امور میں نہیں چنانچہ ہمارے ساتھ جو اختلاف ہوا ہے وہ وفات وحیات مسیح کے متعلق ہے حالانکہ یہ چندان اختلاف کی بات نہیں کہا گیا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوا ہے اور ایک کے سوائے سب کی وفات کے مسلمان قائل ہیں جہاں وہ ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار کا مرجانا مانتے ہیں وہاں ہم نے بھی ایک کا مرنا مان لیا تو کونسی مشکلات آگئیں

اب ملتان سے ایک دوست اطلاع دیتے ہیں کہ لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ حکیم صاحب نے اپنے لیکچر میں کہا کہ دوسرے مسلمانوں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بنایا ہے ایک ہم نے بنایا تو کیا ہوا کیسی الٹی بات ہے جو لوگوں نے سمجھی کہاں سے کہاں چلے گئے - کیا نبی بنانا انسانوں کے اختیار میں ہے؟ برین عقل ودانش بباید گریست

النخطبہ ایک بیوہ لڑکی عمر پندرہ سالہ کے واسطے ایک ایسے احمدی کی ضرورت ہے جو لودار ہو یا زکریان متقی - پابند صوم و صلوٰۃ - کسب دار ملازم - عمر پچیس سال سے کم - پہلی بیوی نہ ہو - نیک اخلاق ہو ساکن اضلاع گوجرانوالہ - سیالکوٹ ہو - درخواست کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ ہوں اور معرفت مینجر بدر ہو۔

(۲) ایک کنواری لڑکی عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری غیر احمدی کے واسطے ایک احمدی کشمیری لڑکے کی ضرورت ہے جو عمر بیس سال سے کم ہو اور باقی صفات مندرجہ نمبر ا سے متصف ہو درخواست کے ساتھ ۴ر کے ٹکٹ ہوں معرفت مینجر اخبار بدر ہو۔

(۳) ایک بیوہ عمر پندرہ سالہ قوم کشمیری کے واسطے احمدی لڑکے کی ضرورت ہے - عمر بائیس سال کے قریب - باقی صفات نمبر ا سے متصف ہو - درخواست کے ساتھ ۴ر کے ٹکٹ ہوں خط و کتابت معرفت اخبار بدر ہو۔

نوٹس جن صاحبان نے اب تک قیمت نہیں دی اور وی پی واپس کر دئے ہیں ان کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں - اگر اس نوٹس پر توجہ نہ ہوئی - تو کسی اگلے اخبار میں ایسے صاحبان کو نام بنام مخاطب کر کے جگانا پڑے گا۔

چٹھیاں نئی چھپیں گی - جن صاحبوں کو اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی کرانی ضروری ہو مطلع فرماویں۔

خط کا جواب جو صاحب اپنے خط کا جواب چاہتے ہیں وہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرماویں۔

ضرورت بدر میں ایک پریسمین کی ضرورت ہے جو ڈبل پتھر چھاپ سکے۔

نیز ایک کاتب کی بھی ضرورت ہے جو عربی اور فارسی ہر دو خط عمدہ لکھ سکے - اور نیز مصلح سنگ بھی ہو۔

رسید زر

(آمدہ ۹ اگست سنہ ۱۹۱۰ء تا ۱۴ اگست سنہ ۱۹۱۰ء)

۲۵۶۷ - ملاں شیر زمان صاحب ۲ر
۲۹ - جلیل احمد خان صاحب للعہ
۱۱۵ - عبد الخالق صاحب للعہ
۱۲۹۷ - محمد عمر صاحب للعہ
۲۳۵ - گلاب الدین صاحب للعہ
۲۱۴۸/۱۱۴۶ عبد الحی خان صاحب ۲ر
۲۲۸۹ - محمد ترٹ صاحب ہے
۲۱۳۲ - عبد الکبیر خان صاحب ہے
۲۰۵۵ - غلام حیدر صاحب للعہ
۲۲۹۲ - اللہ دتا صاحب عصہ
نمبر ۲۸۵ - فتح محمد صاحب .. .. عہ

وقف اخبار بدر سے خرید کرو

سنت احمدیہ - ۴ر - مجموعہ فتاویٰ احمدیہ - بجائے عہ کے صرف عصہ - سری نہہ کلنک اوتار - ۸ر - کفارہ ۳ر چشمہ مسیحی ۵ر - مبادی الصرف ۲ر - غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۷ر - سر الشہادتین ا ر - الاستخلاف ۳ر شہادت الفرقان ۲ر - ظہور المسیح ۲ر - معیار الصادقین ۳ر - اسلام کی پہلی کتاب ۴ر - عیسائی مذہب ۸ر - معیار الحق ۸ر - ضرورت زمانہ ۸ر موہرکہ سیدہ ۴ر - کامن احمدی ۸ر - نظم مستورات ۸ر - احمدی کامن ۸ر - القول الصحیح فی تصدیق المسیح ا ر - فتح الدین - ۴ر - رعایتی ۲ر - السر المکتوم ۵ر البرہان الصریح ا ر - شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۷ر - جنگ مقدس ۸ر - بیس پارے کے نوٹ ۳ر - لیکچر مہرسنگھ ۸ر - ست سلابیت گلگتی یک تولہ عصہ - بھی ورثمین اردو اگلے ہفتے بالکل طیار ہو جاویگی اور شرائط بیعت

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ۵/ ۱۵ آنہ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچتے تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئیے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی اصلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا - بدہضمی متلی اور اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں - گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر - محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے - منگا کر ملاحظہ کیجئے

صدائے اقبال

تجارت کا راز

اے صاحبان آپ پر روشن ہے - کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس عہ کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد دیگی و چونہ صرف ۵ منٹ میں تیار کرنیکی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی بلبلغ عہ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے معذور - (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلےٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دی جاوے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاوے گی - روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر - غلام محی الدین اقبال - احمدی موضع جھنڈوالی ڈاکخانہ کھوڑیانوالہ تحصیل و ضلع لائلپور)

مفرح یاقوتی یاقوت - مرجان - مروارید - زعفران کستوری - عنبر - جدوار - ریگماہی فولاد اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے

دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے اور انکو خاطر خواہ نشاط او تفریح پہونچاتی ہے - اعضائے رئیسہ کو بدرجہ کمال تقویت حاصل ہوتی ہے - فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ سے جو نقص پیدا ہوگئے ہیں ان کے دور کرنے کے لئے نہایت درجہ کی مفید ہے - قیمت فی ڈبیہ جسمیں ۵ تولہ مفرح یاقوتی ہے چار روپیہ (للعہ)

حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نولکھا لاہور

اکیاون برس کی جنتری

جسمیں از ابتدائے ۱۸۸۲ء لغایت سنہ ۱۹۰۷ء و سنہ ۱۱۹۷ ہ لغایت ۱۳۲۵ ہ و سنہ ۱۱۹۰ فصلی لغایت ۱۳۱۵ فصلی و ۱۸۳۹ لغایت ۱۹۶۴ بکرمی مفصل تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل اور مطابق اہل ملک کے فائدہ کے لئے جمع کر کے میاں معراج الدین عمر نے چھپوائی ہیں - بلبلغ تین روپے پر یہ جنتری مفصلہ ذیل پتہ پر مل سکتی ہے ساہوکاروں اور اہل مقدمات کے لئے از حد مفید ہے

پتہ - میاں معراج الدین عمر - معراج منزل نولکھا لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بیسواں

بقیہ رکوع نمبر ۱۶

سورہ قصص رکوع ۱۹

۲۹ جون سنہ ۱۹۱۰ء

لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ - جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے تو کسی نے حضرت ابوبکرؓ کے والد کو خبر پہونچائی - کہ نبی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوگئے اس نے کہا کہ اسلام کی کیا حالت ہے اس نے بتایا ایک شخص اسکی قائمقام ہوا کہا کہ مقام محمد پر بیٹھنے والا کون شخص ہوسکتا ہے - اوس نے کہا کہ ابوبکر - پوچھا کون ابوبکر - کہا ابن ابی قحافہ - کہا کون - ابی قحافہ - اوس نے کہا تم بڑے تعجب سے پوچھا کہ بنو ہاشم کہاں گئے - اس نے کہا سب نے اس کی بیعت کرلی - پوچھا بنو امیہ کہا وہ بھی تابع ہوگئے - تب ابو قحافہ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا کہ اسلام حق ہے اور یہ سب اسی اللہ کے سامان ہیں -

حضرت عمرؓ حج سے آتے ہوئے ایک درخت کے پاس کھڑے ہوگئے - حذیفہ جو بے تکلف تھا اوس نے جرأت کی اور وجہ پوچھی - آپ نے فرمایا - کہ ایک وقت تھا کہ جب میں اپنے ایک اونٹ کو چراتا تھا - اور اس درخت کے نیچے میرے والد نے مجھے بہت زجر و توبیخ کی تھی - اور اب یہ وقت ہے کہ اونٹ تو کیا کئی آدمی میرے آنکھ کے اشارے پر جان دینے کو تیار ہیں - یہ اسی لئے کہ ہم نے خدا کے رسول کو مان لیا -

عبداللہ بن عمر گھر کی لپائی کر رہے تھے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگئے - پوچھا یہ کیا کرتے ہو - عرض کیا - اکن من المطر - حضور! بارش سے محفوظ رہنے کیواسطے فرمایا - بات قریب ہے - مُلّاں تو اس کے یہ معنے کرتا ہے - قیامت نزدیک ہے - مگر میں تو اس کے یہی معنے کروں گا - کہ وہ وقت نزدیک ہے - جب تم بادشاہ ہوجاؤ گے - اور خود لپائی کرنے کی ضرورت نہ رہے گی - چنانچہ آپ عراق بھیجے گئے - پھر قیصر و کسریٰ کی حویلیوں کے مالک ہوئے -

ایک اور صحابی کا ذکر ہے کہ چھپر بنا رہے تھے - تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی فرمایا - کہ بات قریب ہے ، یعنے عنقریب تم حکمران ہونے والے ہو - اور ان چھپروں کی بجائے محلوں میں رہو گے - قادیان میں کیا ہے - لباس زبان منظر وغیرہ کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں - مگر خدا کا نام لینے والا ایک شخص پیدا ہوا - تو اس کے نفوس قدسیہ کے فیض سے تم (تین سو نہد سے) بیٹھے ہو

بوعلی سینا کے ایک شاگرد نے کہا - استاد آپ نبوت کا دعوے کرو - اس وقت تو خاموش رہے - بعد ازاں ایک موقعہ پر جب کہ ہوا تیز و سرد تھی اور پانی یخ بستہ - اوس نے شاگرد کو حکم دیا کہ کپڑے اوتار کر اس میں کود پڑو - اس نے استعجاب کی نظر سے دیکھا - بوعلی سینا نے پوچھا - کیوں - کہا - آپ کو جنون تو نہیں ہوگیا - اس پر حکیم بولا - نادان تیرے جیسے فرمانبرداروں کی امید پر نبوت کروں - دیکھ ایک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو تھے - کہ خون بہاتے - اور گھمسان کی جنگوں میں جہاں موت سامنے دکھائی دیتی - سر کٹوانے کا حکم دیا - اور اونہوں نے چوں تک نہ کی - اور ایک تو ہے - کہ جانتا ہے - کہ میں طبیب ہوں پھر سردی سے ڈرتا ہے - صحابہ کی مرہم پٹی کا بھی تسلی بخش انتظام نہ تھا - بوعلی سینا دلیل نبوت دی کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ایک فرمانبردار جماعت کردیتا ہے -

رَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ - قرآن جب کوئی بڑا دعوے کرتا ہے - تو ساتھ ہی اس کے دلیل دیتا ہے جو بہت قوی ہوتی ہے - پہلے فرمایا - کہ میرے اتباع بادشاہ ہوجاویں گے - اسکی دلیل میں فرمایا - کہ یہ قرآن جس میں لکھا ہے - کہ تیرے ساتھی حکمران بن جائیں گے - اسی میں یہ پیشگوئی کی جاتی ہے کہ وہ مکہ جہاں سے تمہیں نکالا گیا - جہاں کے لوگوں کے سامنے کوئی تدبیر نہ چل سکی - ایک وقت آتا ہے - کہ اسی مکہ میں تم فاتح بن کر داخل ہوگے - چنانچہ ایسا ہی ہوا -

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ - ہماری سرکار نہ کسی یونیورسٹی میں پڑھے نہ تعلیم یافتوں میں رہے - پھر ایسا قرآن شریف بخشا - جس کو ساری دنیا کا فلسفہ باطل نہیں کرسکتا - پس وہی خدا اپنی رحمت سے تمہیں دشمنوں پر مظفر و منصور کریگا - اگرچہ دشمنوں پر غلبہ اور تمام عرب کا مسلمان ہونا محال نظر آتا ہے - تو ایسی کتاب کی تجھ ایسے اُمّی سے کب اُمید کی جاسکتی تھی - جس خدا نے اپنی رحمت سے یہ کام کیا وہ یہی کرے گا -

یہاں سورۃ القصص کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سورۂ عنکبوت

پارہ ۲۰ رکوع ۱۳ عنکبوت رکوع اول

مورخہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۰ء

اللہ جلشانہ فرماتا ہے - کوئی انسان کہدے کہ میں مومن ہوں تو یہ تو مختلف وجوہ سے مثلاً کسی شرم و لحاظ سے کہہ سکتا ہے - کہ میں مومن ہوں - چنانچہ قرآن کریم کے

دوسرے رکوع میں لکھا ہے۔ کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپکو مومن کہتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ مومن نہیں ہوتے۔ آجکل نئی روشنی میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہے۔ کہ جس قسم کی سوسائٹی ہے ویسے ہی ہو جاؤ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مذہب صرف سوسائٹی میں آرام سے رہنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ صرف یہ کہ دنیا کہہ میں مومن ہوں۔ کافی نہیں۔ جتنی قومیں ان سے پہلے آئی ہیں۔ سب کو کٹھالی میں ڈالا گیا۔ تا معلوم ہو کہ کون جھوٹے ہیں اور کون سچے ہیں

من کان یرجوا۔ یرجوا کے معنے یخافوا کے بھی ہیں۔

فانما یجاھد لنفسہ۔ کوئی خدا اور رسول کے لئے محنت کرے۔ وہ درحقیقت اپنے لئے ہی محنت کرتا ہے۔ بھلا خدا تعالیٰ کا وہ کیا گھٹا بڑھا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کسی طرح بھی محتاج نہیں۔

ولنحمل خطیٰکم۔ کئی پیر ایسے پائے جاتے ہیں۔ جنھوں نے اپنے پیروں کو ایسے فقرے کہہ کہہ کر گناہ پر دلیر کر دیا ہے۔ ان کا انجام بد ہوگا۔

مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۴۔ سورہ عنکبوت رکوع ۲)

لبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاما۔ یہ ایک لمبی بحث ہو کہ ۹۵۰ برس عمر کسی انسان کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ایسے معترضوں کے ذوق پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت نوح کی شریعت ۹۵۰ برس تک رہی۔ میرے نزدیک تو اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ جب قرآن مجید میں آگیا ہے

تخلقون افکا۔ جھوٹ بنا لیتے ہو۔

فابتغوا عند اللہ الرزق۔ یہ ایمان پیدا ہو۔ تو انسان بہت سے گناہوں سے بچ جائے۔

مورخہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۵۔ سورہ العنکبوت رکوع ۳)

من رحمتی۔ اس رحمت سے جس سے انبیاء صالحین۔ اولیاء۔ مومنین متمتع ہوتے ہیں

مودۃ بینکم۔ یعنی تمہاری بت پرستی کی جڑ یہ ہے۔ کہ باہم دوستانہ کے لحاظ سے خدا کے احکام کی پروا نہیں کرتے۔

مہاجر الی ربی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مومن کو بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے بعض اوقات عقائد و رسومات کو۔ بعض اوقات مکان کو۔ خوراک کو۔ بعض اوقات احباب کو۔ اقربا کو۔ بعض اوقات وطن کو۔ غرض تمام ایسی چیزیں جو ظلمات سے نور کی طرف جانے یا آئندہ ترقیات میں مانع ہوں۔

اجرہ فی الدنیا۔ مجوس۔ یہودی۔ عیسائی۔ مسلمان سب ابراہیم کو مقدس راستباز سمجھتے ہیں۔ ابراہیم کے معنے ایماندار وں۔ مقدسوں کا باپ۔

مورخہ ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۰ رکوع ۱۶۔ سورہ عنکبوت رکوع ۴)

انسان کو جب اپنے کسی پیارے کا پیام آتا ہے یا اس کی طرف سے کوئی آدمی۔ تو بہت خوش ہوتا ہے۔

بو علی سینا کا ذکر ہے کہ ایک مریض کے مرض کا حال معلوم نہ ہو سکا اس لئے اس نے کہا کہ مختلف شہروں کا نام لو۔ جب ایک شہر کا نام لیا تو اس کے چہرہ کی حالت تبدیل ہوئی پھر اس شہر کے محلوں کا نام لینے لگے کہا۔ جب ایک محلہ کا نام آیا۔ تو اس کے چہرہ پر تغیر معمولی اثر نظر آیا۔ پھر ایک گھر کے آدمیوں کا نام لینا شروع کیا تو اس کی نبض کی حالت متغیر ہوگئی اور وہ سمجھ گیا کہ فلاں عورت اس کی محبوبہ ہے اس کے ساتھ شادی کے لئے ہدایت کی تو وہ اچھا ہوگیا۔

انبیاء کا معاملہ ہی جدا ہے ان کا جناب احدیت سے خاص تعلق ہوتا ہے۔

سیء بھم۔ بعض معنے کرتے ہیں کہ انکو برا کہا۔ یہ غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت لوط نے انکو مہمان جان کر گھر آنے کیلئے اصرار کیا انہوں نے انکار کیا تو ان کو برا لگا کہ کیوں مہمانی قبول نہیں کرتے۔

من السماء۔ قرآن میں جہاں من السماء آئے اس کے معنے اٹل کے ہوتے ہیں۔

ترکنا منھا آیۃ۔ کئی قوموں پر عذاب آئے اور ان کا نشان ہی نہیں رہا۔ مگر خدا نے اس بدذات قوم کے عذاب کا نشان اب تک موجود رکھا ہے۔ جہاں یہ قوم ہلاک ہوئی اسے ڈیڈ سی (بحیرہ مردار) کہتے ہیں۔

الرجفۃ۔ اب بھی ایسے زلزلے آئے مگر لوگ باز نہ آئے۔ سینٹ پیری سانفرانسسکو کانگڑہ

من خسفنا بہ الارض۔ جیسے قارون کو ذلیل کیا۔

اولیاء۔ حمایتی۔ مددگار۔

بیتا۔ گھر اس لئے ہوتا ہے کہ پردہ ہو گرمی سردی بارش جھکڑ سے بچاؤ ہو۔ آرام کے لئے۔ مکڑی کا جالا۔ ان ضرورتوں میں سے ایک کو بھی پورا نہیں کرتا۔ بد مذہب لوگوں کا یہی حال ہے۔ ایک بات پر ٹھہرتے نہیں۔

ایک دہریہ نے مجھ کو کہا کہ انسان گن کرم سمجھاؤ دریافت کرا تو پھر وہ کہلا دہریہ ہو سکتا ہے میں نے اسے پوچھا کہ فلاں چیز کا گن کرم سمجھا گیا ہے اوس نے جھٹ گن دیئے میں نے تھوڑی دیر بعد پوچھا ہاں جی آپنے کیا فرمایا تھا۔ پھر جو بتایا تو کچھ اور ہی بک دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر ایک رنگ میں پوچھا تو کچھ اور ہی کہہ دیا میں ساتھ ساتھ لکھتا گیا۔ جب اس نے معلوم کیا کہ یہ میری کمزوری کو تاڑ گیا۔ تو بہت ہی نادم ہوا۔

ایک اور شخص آیا اوس نے بڑے دعوے سے کہا میں بحث کرنا چاہتا ہوں میں گھنٹہ وقت لونگا۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا اس نے کہا کہ مسئلہ تناسخ پر بحث ہوگی۔ میں نے جیب سے دو ڈبے ملکہ کے بت کے نکالے۔ اور کہا ایک کو اٹھا لو۔ تو وہ خاموش رہ گیا اور پھر نہ بولا۔ اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ اگر وہ کہتا کہ میں نہیں اٹھا سکتا تو یہ جھوٹ تھا۔ اور اگر ایک اٹھاتا تو پھر اس پر سوال ہوتا کہ دوسرے کو کیوں نہ اٹھایا جواب دینا پڑتا میرا اختیار۔

پس کسی کو امیر کسی کو غریب یا کسی کو بینا کسی کو نابینا بنانے کا بھی یہی جواب تھا کہ خدا کا اختیار۔ تناسخ والے کو تو اس کو تناسخ کا ثبوت قرار دیتے ہیں۔

یہاں بیسویں پارے کے نوٹ ختم ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ اکیسوان

(رکوع اول)

سورۃ العنکبوت رکوع نمبر ۵

مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

اُتْلُ۔ پڑھ کر

واقم الصلوۃ۔ سمجھاتا ہے کہ صرف پڑھنا ہی نہیں بلکہ عملی رنگ بھی ہو۔

ولذکر اللّٰہ اکبر۔ میرے ذوق میں اس کے یہ معنے ہیں کہ اس نماز کے اجر میں اللہ جو تمہیں یاد کرے گا وہ اس (صلوٰۃ) سے بہت بڑا ہے۔

احسن۔ پسندیدہ طور پر۔

وقولوا۔ لوگوں پر اپنے افعال سے بھی یہ ظاہر کردو۔

اٰتینٰھم الکتاب۔ بائبل و دیگر کتب الٰہیہ مختلف مذاہب کو پڑھ کر قرآن مجید پر ایمان لانے کی تحریک ہوتی ہے اور وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔

انما انا نذیر مبین۔ نشان مانگتے ہیں۔ پہلا نشان تو یہی ہے کہ میں نذیر ہوں میرے مخالفوں پر عذاب آنیوالا ہے۔

اولم یکفھم۔ یہ رحمت کا نشان فرمایا۔

۶ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۲۔ سورہ عنکبوت رکوع ۶)

الباطل۔ جس کی کچھ حقیقت نہ ہو۔

اجل مسمّیً۔ کتب سابقہ۔

(یسعیاہ نبی باب ۳۰) میں یہ بات مقرر ہوتی کہ عذاب اسوقت آئے گا جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے چلے جائیں گے۔

من فوقھم۔ باہر سے لوگ آئیں گے یا آسمان سے مراد ہے۔

من تحت ارجلھم۔ (۱) نوکروں چاکروں کے ذریعے (۲) زلزلہ وغیرہ

ارضی واسعۃ۔ مومن اگر ایمان بچانے کے لئے کسی زمین کو چھوڑے تو اللہ اس کو بہتر سے بہتر بدلہ دے گا۔ صحابہ کرام کی مثال موجود ہے۔

غرفاً۔ اونچے مقام

صبروا۔ غضب۔ شہوت۔ طمع۔ سستی۔ کاہلی کمزوری سے رُکے رہیں اور نیکیوں پر قائم۔

کاین من دابۃ۔ ہجرت کرتے ہوئے یہ فکر کہ خرچ کا کیا حال ہوگا۔ اس کے جواب میں فرماتا ہے۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو دیکھو وہی جانور جو گھونسلے میں کچھ نہیں رکھتے۔ وہ بھی آخر سفر کی مشقت اُٹھاتے ہیں۔ تلاش کرتے ہیں محنت سے۔ ابتغاء فضل کرتے ہیں۔

خالق یؤفکون۔ یہ مان کر کہ سب کچھ اللہ نے پیدا کیا۔ محبت۔ عبادت۔ تذلل غیر کے لئے کرتے ہیں۔

من السماء۔ بادلوں سے۔

۷ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱۔ رکوع ۳۔ سورہ عنکبوت رکوع ۷)

الحیوٰۃ الدنیا۔ یہ ورلی زندگی

لھو۔ جس چیز میں شغل رکھنے سے انسان اللہ سے۔ راستبازوں سے غافل ہو جاوے۔

لعب۔ بے حقیقت بات۔ جکی تہ میں کوئی سچائی اور پاک نتیجہ۔ نفع رساں بات نہ ہو۔ صوفیا رنے لکھا ہے۔ آدمی کو چاہیئے۔ کہ ہر شام کو سونے کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ کہ میں نے جو کام کئے وہ لہو ولعب تو نہ تھے۔

الحیوان۔ حقیقی زندگی۔ حیوۃ طیبہ۔

دعوا اللّٰہ۔ جب انسان اپنے منصوبوں سے عاجز آجاتا ہے۔ تو پھر ہار کر اللہ سے دُعا مانگتا ہے۔

عرب میں جل دیوتا کوئی نہیں۔ البتہ ہندوستان میں مچھ اوتار ہیں۔ اس لئے عرب کشتیوں پر سوار ہو کر صرف اللہ ہی کو یاد کرتے۔ مسلمان بھی ان ہندوں کے اثر سے متاثر ہو گئے۔ یہ ملاح جب کشتی چلاتے ہیں تو خضرؑ کا نام لیتے ہیں

والذین جاھدوا فینا۔ سچا اضطراب۔ سچی خواہش۔ سچی کوشش۔ دُعا حق سمجھنے کے لئے پاک راہ ہے۔

میں جب پہلے یہاں آیا یہی نکتہ حضرت صاحب سے سنا کہ صرف مجت کام نہیں آتی بلکہ ہم میں ہو کر جہاد کریں۔ اور اس کوشش کے مطابق اپنا عملدرآمد بھی رکھیں ٭

یہاں سورہ العنکبوت کے نوٹ ختم ہوئے

ابتداء سُورُہ الروم

(پارہ ۲۱ رکوع ۴ - سورُہ الروم رکوع ۱)

مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

فی بضع سنین - بضع ۹ سال تک بولا جاتا ہے۔

فی ادنی الارض - ملک شام

یفرح المؤمنون - یعنے اوس دن مومنوں کو بھی کفار کے مقابلہ میں فتح ہوگی۔ وہ فتح بدر مین ہوئی۔

لا یخلف اللہ وعدہ - یعنی اس وعدہ کا خلاف نہین ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ بعض مواعید کسی اور رنگ مین پورے ہوتے ہین۔

واثاروا الارض - ان لوگون نے بڑے بڑے کام کئے پہاڑون کی چوٹیون پر عالی شان مکان بنائے - اور پھر وہان کنوئین لگوائے۔

محی الدین ابن عربی - فتوحات مکیہ مین لکھتے ہین۔ کہ ایک عمارت کے کتبہ سے معلوم ہوا کہ تیس لاکھ سال سے بنائی گئی ہے۔

مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۵ و ۶ - سورہ الروم رکوع ۲)

یبدء الخلق - نابود کو بود کرتا ہے۔ لم یک شیئاً سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مادہ بھی خدا نے پیدا کیا۔

ولہ الحمد - جیسے فسبحٰن اللہ سے سبحانک اللھم وبحمدک پڑھنے کا ارشاد معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی نماز مین الحمد پڑھنے کا حکم ہے۔

یخرج الحی من المیت - اچھون سے بُرے اور بُرون سے اچھے پیدا ہوتے ہین۔

من تراب - مٹی مین بیج بوتے ہین۔ کھیتیان پکتی ہین۔ وہ کھاتے ہین۔ خون پیدا ہوتا ہے - پھر نطفہ - پھر انسان۔

من انفسکم - تمہاری جنس مین سے۔

لتسکنوا الیھا - یاد رکھو۔ بیبیان اس لئے ہین کہ ان سے آرام پاؤ - بہت بدبخت ہین - وہ جو بی بی کو دکھ سمجھین۔

مودۃً - ان کے ذریعے دو مختلف خاندانون مین باہمی محبت بڑھتی ہے۔

رحمۃ - بی بی پر رحم کرو - وہ تمہارے مقابل مین بہت کمزور ہے۔ لطیف پیرائے مین ادب سکھاؤ۔

والوانکم - کسی نے ایک بزرگ سے کہا کہ شطرنج بھی عجیب کھیل ہے۔ کہ ہر آدمی نئی کھیل کھیلتا ہے - آپ نے فرمایا اس سے بڑھ کر عجیب انسان کا چہرہ ہے اتنی سی جگہ ہے اور آدم سے لے کر ایندم تک مختلف۔

قطعاً - ہزارون قسم کے موذی جرم اس بجلی کی چمک سے مرتے ہین - اور کئی قسم کے فاسد مواد تباہ ہوتے ہین۔

مورخہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ ۲۱ رکوع ۶ و ۷ - سورہ الروم ۳ و ۴)

اھون علیہ - جب کچھ نہ تھے - تو بنایا - تو اب جب کچھ ہو چکے ہو - پھر بنانا تو اس ذات پر آسان ہے - جس نے "جب کچھ نہ تھے" تو تمہین بنالیا۔

ھل لکم - تم اپنے غلامون کو اپنے ساتھ برابر کا شریک نہین قرار دیتے - اور نہ تم ان سے ایسا ڈرتے ہو جیسے اپنے غیرون سے تو اللہ کے کامون مین مخلوق برابر کیونکر ہو سکتی ہے۔

لقوم یعقلون - اللہ تعالیٰ اپنے بندون کو کئی طرح پر توحید سکھاتا ہے۔ بعض وقت اسکی تدابیر کو مفید و بابرکت نہین ہونے دیتا اور جس راستہ سے اس کو رزق ملتا ہے اسے بند کر دیتا ہے تاوہ سمجھ لے کہ یہ تمام آمد خدا کے فضل سے ہے کسی کی لیاقت قابلیت یا کسی کی امداد کا نتیجہ نہین - یہ نکتہ حضرت صاحب نے مجھے بتایا تھا۔ مؤمن کو چاہئیے کہ ایسے موقعون مین اللہ کی حکمتون پر ایمان لائے اور گھبرائے نہین۔

وکانوا شیعاً - خوب یاد رکھو۔ کہ اسلام ایک ہی راہ ہے - وہ ہرگز نہین - یہ راہ - حق کی تڑپ - ولی دعائون - صدقہ و خیرات - تقوے سے ملتی ہے۔

سیئۃ - دکھ - مصیبت۔

ظھر - غالب ہوگیا ہے۔

فی البرّ والبحر - پہاڑون ملکون - پانی کے کنارون - جزیرون مین لوگون کی بدعملیان بڑھ گئی ہین۔

مورّخہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(از مولوی محمد سرور شاہ صاحب)

(پارہ ۲۱ رکوع ۸ - سورہ الروم رکوع ۵)

قرآن مجید عالم جسمانی سے عالم روحانی کی طرف توجہ دلاتا ہے

ایدی النّاس - یہ ایک محاورہ عرب ہے۔ اس لئے یہ وہم کہ نہ ہو کہ بعض بدیان عقائد دل سے تعلق رکھتی ہین۔ ہاتھ کا خصوصیت سے کیون ذکر ہے۔

ید طاقت کو کہتے ہین۔ ہاتھ کو بھی ید اس لئے کہتے ہین کہ اکثر طاقتون کا اظہار اسی سے ہوتا ہے۔ پس بماکسبت ایدی الناس کے معنے ہوئے۔ لوگون نے اپنی قوتون کو برا استعمال کیا۔

لیذیقھم - یہ ظہور فساد کا نتیجہ بتایا ہے۔ فساد کے معنے بگاڑ خواہ صرف انہی کے لئے ہو۔ یا اس کا اثر دوسرے پر بھی پڑے۔

لعلّھم یرجعون - اسمین یہ بھی سمجھایا ہے کہ دار الجزا تو اور ہے اور یہان اعمال کا کچھ کچھ پھل دکھایا جاتا ہے اس لئے کہ وہ بدیون سے باز آئین۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ العزیز)